یونینی سطح پر حکومت

سبق نمبر	سبق کا عنوان	مہارتیں	سرگرمی
20	مرکزی سطح پر حکومت	تنقیدی غور وفکر، مسائل کو حل کرنا، مؤثر کمیونیکیشن، خود آگہی	مرکزی سطح پر حکومت کو سمجھنا

مفہوم ومعنی

آئین ہند میں حکومت کی سبھی تینوں شاخوں یعنی انتظامیہ، قانون سازی اور قانون کی ساخت اور کام کے لیے متبادل اہتمام کیا گیا ہے۔صدر، وزیر اعظم کی سربراہی میں وزارتی کونسل حکومت کی انتظامی شاخ کی تشکیل کرتی ہے۔ پارلیمنٹ اپنے دو ایوانوں۔ایوان عام یا لوک سبھا اور ریاستوں کی کونسل یعنی راجیہ سبھا قانون ساز شاخ ہے اور سپریم کورٹ قانونی شاخ کا سربراہ ہے۔

یونینی حکومت

- ایگزیکیٹو: صدر، وزیر اعظم، وزارتی کونسل
- قانون ساز: صدر، لوک سبھا، راجیہ سبھا
- عدالت: سپریم کورٹ، چیف جسٹس، جج

صدر

ہندوستانی آئین کے دیباچے میں یہ کہا گیا ہے کہ ہندوستان ایک مقتدر اعلیٰ، جمہوری، سوشلسٹ، سیکولر ری پبلک ہے۔ ری پبلک وہ حکومت ہوتی ہے، جس کا سربراہ منتخب فرد ہوتا ہے۔اس کو بالواسطہ طور پر ایک حلقہ انتخاب کنندگان کے ذریعہ منتخب کیا جاتا ہے، جو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے منتخبہ ممبروں پر مشتمل ہوتی ہے۔اور اس انتخاب میں مرکز کے زیر انتظام علاقوں مثلاً دہلی اور پوڈیچری (پرانا نام پانڈیچیری) سمیت سبھی ریاستی قانون ساز اسمبلیوں کے منتخبہ ممبران بھی حصہ لیتے ہیں۔ اس کے لیے ووٹنگ خفیہ بیلٹ کے ذریعہ ہوتی ہے۔ صدر کا انتخاب واحد قابلِ تبادلہ ووٹ کے توسط سے تناسبی نمائندگی نظام کے مطابق ہوتا ہے۔

صدر کے اختیارات

صدر، ریاست کا سربراہ ہوتا ہے۔ یہ ملک کا اعلیٰ ترین عہدہ ہے۔ حکومت ہند کے سبھی انتظامی افعال اور صدر کے نام سے انجام دیے جاتے ہیں۔صدر کے اختیارات درج ذیل ہیں:

- **انتظامی اختیارات:** صدر ہند کے پاس وزیر اعظم ،وزارتی کونسل، ہندوستان کے اٹارنی جنرل، کمپٹر ولر جنرل اور آڈیٹر جنرل کے تقرر کا اختیار ہے۔ان کے علاوہ وہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس، ججوں اور افواج کے تینوں بازوؤں کے سربراہ کا تقرر بھی کرتا ہے۔
- **قانون سازی اختیارات:** صدر، پارلیمنٹ کا حصہ ہوتا ہے۔ وہ پارلیمنٹ کے اجلاسوں کو بلاتا ہے اور ملتوی کرتا ہے۔اس کی رضامندی کے بغیر کوئی بھی بل، قانون نہیں بن سکتا۔ وہ آرڈیننس جاری کرسکتا ہے۔
- **مالی اختیارات:** سرمائے سے متعلق کوئی بھی بل صدر کی رضامندی کے بغیر لوک سبھا میں پیش نہیں کیا جاسکتا۔سالانہ بجٹ اسی کی سفارش سے جاری کیا جاتا ہے۔
- **قانونی اختیار:** صدر ہند کسی قصوروار کی سزا کو صاف کرنے یا اس میں تخفیف کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

صدر کی حیثیت

آئین ہند کے مطابق سبھی انتظامی اختیارات صدر کے پاس ہوتے ہیں۔اس کے علاوہ اس کے پاس اضافی ہنگامی اختیارات بھی ہوتے ہیں۔
کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ صدر مکمل طور سے با اختیار ہوتا ہے؟
پارلیمانی نظام میں صدر محض ایک عاملہ یاست کا آئینی سربراہ ہوتا ہے۔

وزیر اعظم

وزیر اعظم مرکزی حکومت کا سب سے اہم عہدیدار ہوتا ہے۔آئین ہند میں یہ کہا گیا ہے کہ وزیر اعظم کی سربراہی میں ایک وزارتی کونسل ہونی چاہیے، جو صدر کی مدد کرے اور اس کو صلاح مشورے دے اور صدر کو اس کی رائے کے مطابق کام کرنا چاہیے۔وزیر اعظم مرکزی حکومت کا حقیقی سربراہ ہوتا ہے۔

- وزیر اعظم کا تقرر صدر کرتا ہے۔لیکن صدر وزیر اعظم کے تقرر کے لیے صرف اس فرد کو بلا سکتا ہے، جو لوک سبھا میں اکثریتی پارٹی یا ملی جلی اکثریتی پارٹی کا لیڈر رہو۔
- مخلوط حکومتوں کے مرحلہ کے آغاز کے بعد سے وہ ایک سیاسی گروپ یا ایک سے زیادہ سیاسی پارٹیوں کا لیڈر بھی ہوسکتا ہے۔
- بدلی ہوئی صورت حال میں صدر اس فرد کو بلا سکتا ہے، جس کو اس سیاسی پارٹی نے لیڈر منتخب کیا ہو، جس کی لوک سبھا میں سب سے زیادہ سیٹیں ہوں۔
- اس کو لوک سبھا یا راجیہ سبھا کا ممبر ہونا چاہیے۔
- اگر وہ کسی بھی ایوان کا ممبر نہیں ہے تو اس کو وزیر اعظم کے عہدے پر تقرری کے بعد چھ مہینوں کے اندر کسی بھی ایوان کی ممبر شپ حاصل کرنی ہوگی۔

وزیر اعظم کے فرائض:

- صدر، وزیر اعظم کی سربراہی میں وزارتی کونسل کی مدد اور اس کی ہدایت کے مطابق اپنے اختیارات کا استعمال کرتا ہے۔اور یہ ہدایت لازمی ہوتی ہے۔
- صدر، اس کی سفارشات کے مطابق وزارتی کونسل کے ممبروں کا تقرر کرتا ہے اور ان کے درمیان وزارتیں تقسیم کرتا ہے۔
- وہ کابینہ کے اجلاسوں کی صدارت کرتا ہے۔
- وہ صدر اور وزارتی کونسل کے درمیان رابطہ کڑی کے طور پر کام کرتا ہے۔
- وہ نہ صرف پارلیمنٹ بلکہ ملک کا بھی قائد ہوتا ہے۔
- وہ منصوبہ بندی کمیشن اور قومی ترقیاتی کونسل کا بر بنائے عہدہ چیئرمین ہوتا ہے۔

وزراء کی مرکزی کونسل:

- وزیر اعظم کی سفارشات پر صدر، وزراء کا تقرر کرتا ہے۔
- وزارتی کونسل میں وزراء کے تین زمرے۔کابینی وزراء، ریاستی وزراء اور نائب وزراء ہوتے ہیں۔
- وزراء اجتماعی اور انفرادی طور پر لوک سبھا کو جوابدہ ہوتے ہیں۔
- وزارتی کونسل ایک ساتھ تیرتی اور ڈوبتی ہے۔
- کابینی یا وزارتی کونسل کے فیصلے کو خفیہ رکھا جاتا ہے۔
- کابینائی میٹنگ میں کابینی وزراء شرکت کرتے ہیں تاہم اگر ضرورت ہو تو ریاستی وزراء بھی ان میٹنگوں میں شرکت کر سکتے ہیں۔

وزیر اعظم کی حیثیت

وزیر اعظم رکزی حکومت میں کلیدی پوزیشن کا حامل ہوتا ہے۔
وہ پارلیمنٹ میں حکومت کا اصل ترجمان، اور پالیسیوں کا محافظ ہوتا ہے۔
گذشتہ 10 برسوں کے دوران مخلوط حکومتوں کے تجربے نے یہ دکھلایا ہے کہ وزیر اعظم کو نہ صرف مصلحت پسند بلکہ باخبر اور موقع شناس بھی ہونا چاہیے۔اس کو یہ ثابت کرنا چاہیے کہ وہ، وہ محور ہے، جس کے ارد گرد حکومت کی مشینری گھومتی ہے۔

صدر اور ہنگامی اہتمام

مندرجہ بالا اختیارات صدر عام طور پر عام حالات کے دوران کرتا ہے۔ تاہم اس کے پاس اس طرح کے اہم اختیارات بھی ہوتے ہیں، جن کا استعمال وہ غیر معمولی حالات میں کرسکتا ہے۔ ان کو ہنگامی (ایمرجنسی) اختیارات کے طور پر جانا جاتا ہے۔ تین قسم کے غیر معمولی یا مختلف حالات سے نمٹنے کے لیے آئین میں ان اختیارات کا بندوبست کیا گیا ہے۔ یہ تین حالات ہیں:

i) جنگ یا بیرونی مداخلت یا مسلح بغاوت (آرٹیکل 352) قومی ایمرجنسی

ii) کسی بھی ریاست میں آئینی مشینری کی ناکامی (آرٹیکل 356) ریاست میں صدر راج

iii) شدید مالی بحران (آرٹیکل 360) مالی ایمرجنسی

مرکزی پارلیمنٹ

یونینی حکومت کی قانون ساز شاخ کو پارلیمنٹ کہا جاتا ہے، جو صدر اور دونوں ایوان یعنی ایوان عوام (لوک سبھا) اور ریاستوں کی کونسل (راجیہ سبھا) پر مشتمل ہوتی ہے۔ ایوان عوام ذیلی ایوان ہوتا ہے اور ریاستوں کی کونسل ایوان بالا ہوتی ہے۔

بناوٹ

لوک سبھا

لوک سبھا کے ممبروں کا انتخاب ہندوستان کے عوام راست طور پر کرتے ہیں۔ اس کے ممبروں کی تعداد 550 سے زیادہ نہیں ہوسکتی۔ ان میں سے 580 ممبروں کا انتخاب ریاستوں کے عوام راست طور پر کرتے ہیں اور باقی 20 ممبروں کا انتخاب مرکز کے زیر انتظام علاقوں سے کیا جاتا ہے۔ 18 سال اور اس سے زیادہ عمر کے سبھی شہریوں کو ووٹ دینے کا حق ہے۔ اگر اینگلو انڈین برادری کی نمائندگی نہیں ہو پاتی تو صدر اس برادری کے دو افراد کو ممبر کے طور پر نامزد کرسکتا ہے۔

راجیہ سبھا

اس ایوان کے ممبروں کی زیادہ سے زیادہ تعداد 250 سے تجاوز نہیں کرسکتی۔ 238 ممبران ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور 12 ممبروں کی نامزدگی صدرِ ہند کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ یہ نامزد ممبر ادب، آرٹ، سائنس اور سماجی خدمات کے میدانوں کی ممتاز شخصیات ہوتی ہیں۔ راجیہ سبھا کے ممبروں کا انتخاب ریاستی قانون ساز اسمبلیوں کے ذریعہ واحد قابل تبادلہ ووٹ کے ذریعہ تناسبی نمائندگی کے نظام کے مطابق کیا جاتا ہے۔ لوک سبھا کی مدت 5 سال ہوتی ہے، جبکہ راجیہ سبھا کے ممبروں کی مدت 6 سال ہوتی ہے۔ راجیہ سبھا کے ممبروں کی ایک تہائی تعداد دو سال کے بعد سبکدوش ہوجاتی ہے اور نئے ممبروں کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ سبکدوش ممبروں کا انتخاب دوبارہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ یہ ایک مستقل ایوان ہے۔

پارلیمنٹ کے فرائض

پارلیمنٹ سب سے اعلیٰ قانون ساز ادارہ ہے۔ یہ مختلف طرح کے فرائض انجام دیتا ہے، جو درج ذیل ہیں:

قانون سازانہ فرائض

- پارلیمنٹ ایک قانون ساز ادارہ ہے۔ یہ ان موضوعات کے بارے میں قانون وضع کرتا ہے، جو مرکزی فہرست اور مشترکہ فہرست میں شامل ہیں۔

انتظامی فرائض

- وزارتی کونسل حقیقی انتظامیہ ہوتی ہے، جو حکومت کے مختلف قوانین اور پالیسیوں پر عمل درآمد کرتی ہے۔

مالی فرائض:

- پارلیمنٹ عوامی سرمائے کی محافظ ہوتی ہے۔ وہ مرکزی حکومت کے پورے خرچ کو کنٹرول کرتی ہے۔
- پارلیمنٹ حکومت کے ذریعہ پیش کیے گئے مالی مطالبات کو منظور کرسکتی، ان میں تخفیف کرسکتی یا ان کو مسترد کرسکتی ہے۔
- پارلیمنٹ کی منظوری کے بغیر نہ تو کسی طرح کے ٹیکسوں کی وصولی کی جاسکتی ہے اور نہ ہی کسی طرح کے اخراجات کیے جاسکتے ہیں۔

قانونی فرائض

پارلیمنٹ سپریم کورٹ کے ججوں کی تعداد کو تجویز کرنے کی مجاز ہے۔ اسے دو یا دو سے زیادہ ریاستوں کے لیے ایک مشترکہ ہائی کورٹ قائم کرنے کا بھی اختیار ہے اور کسی مرکز کے زیر انتظام علاقے کے لیے ہائی کورٹ قائم کرنے کا بھی اختیار ہے۔

متفرق فرائض

i) پارلیمنٹ کو ایک ووٹوں کی ایک مخصوص اکثریت سے صدر اور نائب صدر کو ان کے عہدوں سے ہٹانے کا اختیار حاصل ہے۔
(اس عمل کو مواخذہ کہا جاتا ہے)

ii) اس کو آئین میں ترمیم کرنے کا اختیار ہے۔

پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی تقابلی حیثیت

دو ایوانی پارلیمانی نظام میں ذیلی ایوان، بالائی ایوان کے مقابلہ ہمیشہ ہی زیادہ اہم رول ادا کرتا ہے۔ ہندوستان میں بھی لوک سبھا راجیہ سبھا سے زیادہ با اختیار ہے۔ ہم تقابلی مطالعہ کے ذریعہ یہ تجزیہ کرسکتے ہیں کہ کون سا ایوان زیادہ بااثر اور بااختیار ہے۔

- لوک سبھا کا انتخاب راست طور پر کیا جاتا ہے، یعنی اس کے ممبر ہندوستانی عوام کے حقیقی نمائندے ہوتے ہیں، جبکہ راجیہ سبھا کے ممبروں کا انتخاب بالواسطہ طور پر کیا جاتا ہے۔
- لوک سبھا ایک معین مدت یعنی پانچ سال کے لیے منتخب کی جاتی ہے، جبکہ راجیہ سبھا ایک مستقل ادارہ ہے۔
- ایک عام بل کی صورت میں دونوں ایوانوں کو یکساں اختیار حاصل ہیں۔ تاہم دونوں ایوانوں کے درمیان اختلاف کی صورت میں 556 ممبروں کے ساتھ لوک سبھا کو بالادستی حاصل ہے۔
- جہاں تک وزارتی کونسل پر کنٹرول کا تعلق ہے، لوک سبھا زیادہ بااثر ہے۔ لوک سبھا 'عدم اعتماد' ووٹ کے ذریعہ وزارتی کونسل کو ہٹا سکتی ہے۔ راجیہ سبھا سوالات اور مختلف تحریکوں کو اختیار کرکے وزارتی کونسل پر قابو کرسکتی ہے۔
- صدر اور نائب صدر کے انتخاب، صدر اور نائب صدر، چیف جسٹس اور سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے ججوں کو ہٹانے کا ان کا مواخذہ کرنے کے معاملے میں دونوں ایوانوں کو تقریباً یکساں اختیارات حاصل ہیں۔
- جہاں تک مالی معاملات کا تعلق ہے۔ لوک سبھا کو اس معاملہ میں بالادستی حاصل ہے۔ راجیہ سبھا صرف سرمائے بل کے راستہ میں التواڈال سکتا اور سالانہ بجٹ پر صرف بحث کرسکتا ہے، لیکن وہ اس کو قانون بننے سے نہیں روک سکتا۔
- راجیہ سبھا ایک نئی کل ہند خدمت کی تخلیق کرسکتا یا ریاستی فہرست کے کسی موضوع کو قومی اہمیت کا حامل قرار دے سکتا اور اس کے نتیجہ میں اس کو مرکزی فہرست میں منتقل کرسکتا ہے۔

سپریم کورٹ

ہندوستان کا ایک مربوط قانونی نظام ہے، جبکہ سپریم کورٹ اس کا اعلیٰ ترین ادارہ ہے۔

سپریم کورٹ کا دائرہ اختیار

اصل دائرۂ اختیارات:

سپریم کورٹ کو بعض مخصوص معاملات کی راست طور پر شنوائی کرنے کا اختیار ہے۔ یہ معاملات ذیل میں ہیں:

a) مرکزی حکومت اور ایک یا ایک سے زیادہ ریاستوں کے درمیان تنازعات

b) دو یا دو سے زیادہ ریاستوں کے درمیان تنازعات

مرافع الیہ دائرہ اختیار:

- ذیلی عدالت کے فیصلے کے خلاف اعلیٰ تر یا ہائر کورٹ میں سماعت کے اختیار کو مرافع الیہ دائرہ اختیار کہا جاتا ہے۔ سپریم کورٹ آئینی دیوانی اور فوجداری مقدمات کی اپیل کی عدالت ہے۔

ہدایتی دائرہ اختیار:

- سپریم کورٹ کا ان معاملات میں ایک خاص ہدایتی دائرہ اختیار ہے، جو صدر ہند خاص طور سے اس کے پاس بھیجتا ہے۔
- سپریم کورٹ وریکارڈوں کی عدالت ہے۔ قانون یا آئین کی ترجمانی کے معاملات کا حوالہ جب ذیلی عدالتوں میں دیا جاتا ہے، تو انھیں اسے تسلیم کرنا پڑتا ہے۔

آئین کا نگراں

آئین کے ترجمان کے طور پر سپریم کورٹ کو آئین کے تحفظ اور دفاع کا اختیار ہے۔
اگر کوئی قانون یا ایکزیکیٹو آرڈر آئین کے خلاف ہوتا ہے تو اس کو سپریم کورٹ کے ذریعہ غیر آئینی یا غلط قرار دیا جاسکتا ہے۔

قانونی نظر ثانی

ہندوستان کے سپریم کورٹ کو قوانین یا ایکزیکیٹو آرڈر کی صحت و مقبولیت کو پرکھنے کا اختیار ہے۔ سپریم کورٹ کو آئین کی تشریح کرنے کے اختیارات حاصل ہے اور اس کے ذریعہ اس کو ''قانونی نظر ثانی'' کا بھی اختیار حاصل ہے۔

قانونی فعالیت اور مقدمہ برائے مفاد عامہ

''قانونی فعالیت'' کی وضاحت ''اختراعی تشریح'' کے طور پر کی جاتی ہیں۔ ہندوستان میں اس کو عوام کی حمایت حاصل ہے، اس لیے کہ یہ کمزوروں کی انصاف تک رسائی پر مرکوز ہے۔ مقدمہ برائے مفاد عامہ (پی آئی ایل) کا استعمال اکثر و بیشتر غریب و نادار اور پسماندہ لوگوں کی طرف سے کیا جاتا ہے، جن کے پاس عدالت تک رسائی کا کوئی وسیلہ نہیں ہوتا۔ قانونی فعالیت اور پی آئی ایل کے ساتھ عدالتیں آلودگی، یکساں سول کوڈ، غیر قانونی عمارتوں کو خالی کرانے مضر سمت اور خطرناک پیشوں میں بچہ مزدوری کو روکنے اور اسی طرح کے دوسرے مسائل کے بارے میں فیصلے کرتی ہیں۔

اپنا تجزیہ کریں:

سوال: صدرِ ہند کو انتظامی اختیارات کیا ہیں؟

سوال: ہندوستانی پارلیمنٹ کے کوئی سے چار اہم فرائض بتائیے۔

سوال: ''راجیہ سبھا نہ صرف ایک دوسرا ایوان ہے، بلکہ وہ ثانوی ایوان بھی ہے'' کیا آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں؟ اپنے جواب کی حمایت میں کوئی تین دلیلیں پیش کیجیے۔